تحقیق کے تین اصول

ڈاکٹر محمد فیروزالدین شاہ

صدر شعبہ اسلامی و عربی علوم، جامعہ سرگودھا

اصول تحقیق:

اصول عربی زبان کا لفظ ہے جو اصل کی جمع ہے، اصل وہ ہوتا ہے جس پر کسی چیز کی بنیاد رکھی جائے، گویا تحقیق جن بنیادوں پر کھڑی ہوتی ہے یا وہ اصول جو تحقیق کرنے کے لیے ضروری ہوتے ہیں ان کو اصول تحقیق کہتے ہیں۔

ڈاکٹر ظفر الاسلام خان اسلامی تصور تحقیق پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

> " سب سے پہلے یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ تحقیق یا ریسرچ علم ہی کا ایک حصہ یا اس کی ترقی یافتہ شکل ہے۔اس لئے اسلام میں علم کا جو تصور پایا جاتا ہے اسی سے اس کا تصورِ تحقیق بھی منسلک ہے یہ اور بات ہے کہ دونوں کے حصول کے اصول و مناہج میں کچھ فرق پایا جاتا ہے۔" [1]

تحقیق کے تین اصول:

دلیل برھانی: اس سے مراد مشاہداتی دلیل ہے یعنی کسی چیز کے نشان دیکھ کر پتہ چل جائے۔قرآن کریم میں اس کئے مظاہر ہیں:

﴿اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ۔وَاِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ۔ وَاِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ۔ وَاِلَى الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ﴾

---

[1] ڈاکٹر ظفر الاسلام خان، تحقیق کے اصول و مناہج اسلامی تناظر میں، تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، انڈیا، جلد10، شمارہ3، جولائی تا ستمبر 1991ء، ص67۔

"کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کیے گئے ہیں۔ اور آسمان کو کہ کس نے اونچا کیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح گاڑ دیئے گئے ہیں۔ اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے۔"

الشک المعرفی الایجابی:

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی﴾

"اور جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؟"

امام غزالی (م 505ھ) نے فرمایا:

مَنْ لَمْ یَشُکْ لَمْ یَعْرِفْ

"جس نے شک کیا اس نے پہچانا نہیں"

﴿فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰکَوْکَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ۔ فَلَمَّا رَاَالْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ۔ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ۔ لَّمْ یَهْدِنِیْ۔ رَبِّیْ۔ لَاَکُوْنَنَّ مِنَ۔ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ۔ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَکْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْن﴾

"پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے مگر جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں غروب ہونے والوں سے محبت نہیں کرتا۔ پھر جب چاند کو چمکتا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے لیکن جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو میرے رب نے ہدایت نہ دی تو میں گمراہ لوگوں میں شامل ہو جاؤں گا۔ پھر جب سورج کو چمکتا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے یہ تو سب سے بڑا ہے۔ پھر جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا بے شک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔"

اصول تحری للرشد: اس کا مطلب سوچ و بچار کرنا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ

"کیاان لوگوں نے اپنے دل میں یہ غور نہیں کیا؟"

اِن ّفِيْ ذٰلِکَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

"اس میں (بھی) عقل مندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔"

امام ابن سیرین (م 110ھ) فرماتے ہیں:

لم يكونو ايسالون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالو سموالنا رجالكم۔

"لوگ اسلام میں اسناد کے بارے میں نہیں پوچھا کرتے تھے۔جب یہ فتنہ شروع ہو گیا تو پھر کہنے لگے اپنے راویوں کے نام بیان کرو۔"

عبداللہ بن مبارک کا قول ہے:

"الاسناد من الدين ولولاالاسناد لقال من شاء ماشاء"

فتنہ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ 35ھ میں شہید ہوئے۔تو دو گروہ بن گئے اور اپنے فائدے میں حدیثیں گھڑنا شروع کر دیں۔ایک گروہ سیدنا علیؓ کو مانتا تھا۔اور دوسرا گروہ سیدنا امیر معاویہؓ کو مانتے تھے۔جو سیدنا علی کو ماننے والے تھے تو انہوں نے سیدنا علیؓ کی شان میں حدیثیں گھڑنے لگے۔اور جو سیدنا امیر معاویہؓ کو ماننے والے تھے۔انہوں نے سیدنا امیر معاویہؓ کی شان میں حدیثیں گھڑنے لگے۔ملا علی قاری حنفی نے اس پر ایک کتاب لکھی۔جس میں موضوع روایت لکھی ہیں۔اس کتاب کا نام "الموضوعات"، جلال الدین سیوطی کی کتاب "اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة"